محمد سعید
رابعہ کلیہ

پاکستان کا مطلب کیا

قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے "ظهر الفساد في البر و البحر بما كسبت ايدي الناس" کہ زمین پر فساد لوگوں کی کمائی ہوئی کی وجہ سے ظاہر ہوا ہے۔

موجودہ حالات کو اگر دیکھا جائے تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ملکی حالات لوگوں کی بداعمالی کی وجہ سے خراب تر ہوتے جارہے ہیں۔ ان نامساعد حالات کی سب سے بڑی وجہ اسلامی تعلیمات سے روگردانی ہے۔ ہم نے اس وطن کو اعلائے کلمۃ اللہ کے نام پر حاصل کیا تھا لیکن کچھ اقتدار کے لالچی لوگوں نے مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق، تعمیر و ترقی اور اسلامی بھائی چارہ کی دیوار میں رخنہ ڈالنا شروع کردیا۔ اور جو اقتدار میں موجود تھے انہوں نے مزید اپنی کرسی کو مضبوط کرنے کے لئے خواہشات نفسانی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلامی تعلیمات کا کھلم کھلا مذاق اڑایا اور مختلف طبقات کے لوگوں نے اپنی اپنی خواہشات کے مطابق قانون کو ڈھالنا شروع کردیا۔

ایسے لوگ جن کو نہ شریعت کی پرواہ ہو اور نہ قانون کی پاسداری ان کا حال یہی ہوتا ہے کہ کبھی عذاب سیلاب کی شکل اختیار کرکے نمودار ہوتا ہے اور کبھی غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہمارے غیور، مظلوم، نہتے اور حریت پسند مسلمان بھائیوں کی تصویریں لے کر آتا ہے اور کبھی عذاب رسول اللہؐ کے فرمائے ہوئے ارشاد مبارک (کہ جس قوم نے اپنا سربراہ عورت کو بنالیا تو وہ کبھی بھی فلاح نہیں پاسکتی) کے مصداق ہماری موجودہ حکومت کی شکل اختیار کرکے ہمارے سامنے آتا ہے اور کبھی عذاب یہودیوں، عیسائیوں اور دنیا کے بدترین مشرک ہندو بنیا کا دباؤ بن کر ہمارا سامنا کرتا ہے

اور کبھی عذاب انگریز کی مالی، معاشی، ذہنی اور سیاسی غلامی کا تحفہ لے کر ہمارے پاس آتا ہے اور کبھی عذاب ہمارے ملک میں سرمایہ کاری کی بھیانک شکل اپنا کر حاضری دیتا ہے۔ تو یہ سب کچھ ہم پر اللہ کی طرف سے آزمائشیں ہیں اور وقتاً فوقتاً ہمیں اللہ عزوجل کی طرف رجوع کرنے کی تلقین کرتی ہیں۔

تو معزز قارئین! جب قیام پاکستان کے وقت نعرہ لگا کہ "پاکستان کا مطلب کیا۔ لا الہ الا اللہ" تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے آباؤ اجداد کی کاوشوں اور ان تھک محنتوں کو قبول فرمایا اور ہمیں پاکستان میسر آیا اور حصول پاکستان کے بعد کچھ کرسی کے لالچی لوگوں نے مقصد قیام پاکستان کو پس پشت ڈال دیا اور وہ وعدہ پورا نہ کیا جو کلمہ کا نام لے کر لیا گیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس غداری کا مزا ہمیں اس صورت میں چکھا دیا کہ ہم سے مشرقی پاکستان علیحدہ ہو گیا اور اگر اب بھی حکمرانوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا وعدہ پورا نہ کیا تو کوئی بعید نہیں کہ یہ خطہ بھی ہم سے چھن جائے اور ہم پھر سے انگریز کے غلام بن جائیں۔ نعوذ باللہ من ذلک

ویسے اگر موجودہ حالات کو دیکھا جائے خاص کر اندرون سندھ دہشت گردی، قتل و غارت، ڈاکہ زنی اور ظلم و ستم کے بازار کا گشت کیا جائے تو نظر یہی آرہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں گناہوں کی سزا مل رہی ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ اپنی غلط حرکات سے باز رہیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور دعا کریں کہ اے اللہ تعالیٰ اس وطن عزیز کو اسلام کا حصن حصین بنادے اور یہاں خالص اسلامی قانون نافذ ہو۔ آمین

قارئین کرام! اگر ہم ان سیاسی لوگوں کو یا مغربی تہذیب کا ذہن رکھنے والے لوگوں کو اپنے تبلیغی انداز میں یعنی قرآن و سنت کی روشنی میں سمجھائیں تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ چھوڑو یہ مولویوں کی باتیں ہیں۔ ہم تو قائد اعظم اور علامہ اقبال کا اسلام چاہتے ہیں۔ کیا قائد اعظم محمد علی جناح ایسا پاکستان چاہتے تھے جس میں لوگ اللہ تعالیٰ کے

احکامات سے بیزاری کی زندگی گزاریں۔ کیا وہ ایسا پاکستان چاہتے تھے جس میں مظلوم کو انصاف ملنا دشوار ہو۔ کیا وہ ایسا پاکستان چاہتے تھے جس میں غریب کو ایک وقت کا کھانا بھی باآسانی میسر نہ ہو اور غریب غریب تر ہوتا چلا جائے اور امیر امیر ترین ہوتا چلا جائے اور کیا وہ ایسا پاکستان چاہتے تھے جس کے تعلیمی اداروں میں تعلیم و تربیت کی بجائے لادین سیاست اور غنڈہ گردی کا بازار گرم رکھا جائے کیا وہ ایسے پاکستان کے خواہاں تھے جس میں اسلامی اقدار کی پامالی کی جائے اور مغربی اقوام کے پیروی کی جائے؟

ہرگز نہیں بلکہ وہ ان مغربی اقوام ہی سے بیزار ہو کر علیحدہ اسلامی مملکت کے قیام کے خواہاں تھے جس میں مکمل اسلامی نظام ہو۔ اور جاؤ ان کے فرامین و اقوال پڑھ کر اپنے گریبان میں جھانک کر جائزہ لو کہ وہ کیا چاہتے تھے اور ہم کیا کر رہے ہیں۔ ان کے خواب چکنا چور ہو رہے ہیں۔

اور ان کے افعال و احوال سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس گندی لادین سیاست سے بیزار تھے۔

اور جناب ایک بات قابل غور ہے کہ قائداعظم محمد علی جناح کی زندگی میں قیام پاکستان کے بعد ایک عیسوی سال ان کی زندگی میں شروع ہوا یعنی "1948ء" تو کیا انہوں نے نیو ایئر نائٹ (New Year Night) منانے کا اہتمام کیا تھا اور فحش قسم کے پروگرام منعقد کروائے تھے؟ کیا انہوں نے کوئی ایسی نصیحت کی تھی کہ ایسا ہونا چاہیے اگر ان کا کوئی ایسا قول و عمل ہے تو ہمارے سامنے پیش کیا جائے اور اگر نہیں ہے، تو پھر ہمیں شرم آنی چاہیے۔ حالانکہ مسلمانوں کا مقدس سال محرم الحرام سے شروع ہوتا ہے تو اس میں بھی کوئی ایسی اجازت نہیں ہے یہ تو پھر عیسائیوں کا نیو ایئر ہے۔

آؤ میں تمہیں قائداعظم کا ایک فرمان یاد دلاتا ہوں

"وہ کونسا رشتہ ہے جس میں منسلک ہونے سے تمام مسلمان جسد واحد کی طرح ہیں۔ وہ کون سی چٹان ہے جس پر ان کی ملت کی امارت استوار ہے

وہ کون سا لنگر ہے جس سے اس امت کی کشتی محفوظ کر دی گئی ہے۔ وہ رشتہ، وہ چٹان، وہ لنگر۔ خدا کی کتاب قرآن کریم ہے"........(اجلاس مسلم لیگ کراچی، 1943ء)

اور اگر مفکر پاکستان ڈاکٹر علامہ اقبال کے تخیلات کو سمجھا جائے تو وہ بھی ایسی مغربی عادات و اطوار کو صرف باطل ہی قرار نہیں دیتے بلکہ ان کی پیروی کرنے والے مسلمانوں کی مذمت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یورپ کی غلامی پر رضا مند ہوا تو
مجھے گلہ تجھ سے ہے یورپ سے نہیں

تو جناب والا! مندرجہ بالا بے حیائی سے بڑھ کر خود حکومت کے بعض ذمہ داران ان فحش کاموں اور برے افعال میں ملوث ہیں پچھلے دنوں کی بات ہے کہ ارکان اسمبلی کے ہاسٹلوں سے عریاں لڑکیاں، شراب اور دیگر بے حیائی کی چیزیں برآمد ہوئی تھیں تو یہ حکمرانوں کے لئے اور ان کو کامیاب بنا کر اسمبلی میں بٹھانے والوں کے لیے بلکہ سب کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

بقول اقبال:

؎ وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

دنیا کو ہے پھر معرکہ روح و بدن پیش

؎ تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا
اللہ کو پامردی مومن پہ بھروسہ
ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا

آج جتنے ٹیکس، جتنے اضافے اور جتنی مہنگائی ہو رہی ہے یہ سب کچھ آئی-ایم-ایف (I.M.F) کی طرف سے مغربی اقوام کی کوششوں کی وجہ سے اور ان کے نتیجے میں ہم پر مسلط ہو رہے ہیں- جب چاہیں، جو چاہیں اور جتنا چاہیں ہم پر مسلط کر دیں یہ ان کی مرضی پر منحصر ہے-

تو اے اہل اسلام!- آپ اہل علم ہیں، اہل عقل ہیں، اہل ثروت ہیں اور اہل حل و عقد ہیں تو یہ سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں کہ کیا علامہ اقبال نے ایسے پاکستان کا تصور پیش کیا تھا اور قائد اعظم نے اس قسم کے جنگل لاء (Jungle Law) قائم کرنے کے لئے بنوایا تھا؟ اور کیا جو لاکھوں مسلمانوں نے جان کا نذرانہ پیش کیا اور جو جوان لڑکیوں، ماؤں اور بہنوں نے اور بچوں نے اپنی عزتیں، عصمتیں لٹا کر ابدی نیند سونا برداشت کرلیا اور تقریباً جو ستر ہزار (70,000) عورتیں اس وقت ہم سے چھن گئیں اور آج تک ان کا نام نہیں ملا- یہ سب کچھ اس لیے تھا کہ یہ آئندہ ہماری مسلمان نسل نیو ایئر نائٹ کے نام پر اور کبھی 14- اگست یوم آزادی کے نام پر اور کبھی قرار داد مقاصد کے یوم پر قومی خزانے کا بے دردا استعمال کرے؟ اور خدا اور اس کے رسولؐ کو بھلا کر اور ایسے فحش پروگرام منعقد کروائے جنہیں دیکھ اور سن کر زمین و آسمان بھی لرز جائیں- یقیناً نہیں-

خدارا سوچئے، سمجھئے اور سنبھلئے اور اپنا وہ فرض اور کردار ادا کیجئے جو آپ پر عائد ہوتا ہے- تاکہ پاکستان صحیح اسلامی، فلاحی مملکت بن سکے اور ہم اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا وعدہ پورا کرسکیں-

بقول شاعر:

اٹھو وگرنہ حشر نہ ہوگا برپا پھر کبھی
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا